پیش لفظ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر:۹)

ترجمہ:۔ کہہ دیجیے کہ جاننے والے اور نہ جاننے والے یکساں ہو سکتے ہیں۔

الحمد اللہ...... میں نہایت شکر گزار ہوں اُس ذاتِ اقدس کا جس نے پوری کائنات اور خاص طور پر مجھ خاکسار کو اپنی اَن گنت نعمتوں کے ساتھ ساتھ علم جیسی خاص دولت سے نوازا۔ یہ بات میرے لیے قابلِ فخر ہے کہ ربِ کائنات نے مجھے علمی صلاحیت جیسی دولت سے سرفراز کیا جس کی بدولت آج میرا ایم۔فل مقالہ اختتام پذیر ہوا۔

مقالہ نگار کے مقالے کا عنوان ''زیف سید کی ادبی خدمات'' ہے جس کا انتخاب نگرانِ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن صاحبہ کی مشاورت سے طے پایا۔ سال اوّل کے اختتام پر زیف سید کی کتب پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اُن کی تخلیقات کی سحر انگیزی نے مقالہ کی طرف راغب کیا۔ میرا یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اوّل ''زیف سید کے سوانحی حالات اور تصانیف'' میں زیف سید کے حالاتِ زندگی، ادبی سفر، ملازمت اور حالیہ مصروفیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ باب دوم ''زیف سید کی ناول نگاری'' ہے جس میں ان کے دو ناول ''آدھی رات کا سورج'' اور ''گل مینہ'' کا فکری اور فنی جہات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے دہشت گردی، مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ اور قبائل کی مظلوم لڑکی کے ساتھ ظلم و زیادتی جیسے موضوع کو ناولوں میں بیان کیا ہے۔ فنی عناصر کو مدنظر رکھتے ہوئے زیف سید نے اسلوب، منظر نگاری، کردار نگاری، پلاٹ جیسے ناول کے فنی عناصر کے تمام تر لوازمات کو پورا کیا ہے اور باب سوم ''زیف سید کی مضمون نگاری'' پر مشتمل ہے۔ ان مضامین میں تاریخی، ادبی، تحقیقی اور مذہبی مضامین شامل ہیں جن کے موضوعات پر زیف سید ہماری توجہ مبذول کرواتے ہیں۔ بحیثیت مضمون نگار اُن کی شخصیت کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جب کہ باب چہارم ''زیف سید کی افسانہ نگاری'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب میں ان کے مختلف افسانوں کے موضوعات، فن اور فکر کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔ اُن کے افسانوں میں قدرتی مناظر، نجی زندگی کے مسائل، وسائل کا فقدان اور توہم پرستی جیسے موضوعات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

باب پنجم جس کا عنوان ''زیف سید کی ترجمہ نگاری'' ہے۔ زیف سید نے بطور مترجم خورخے لوئیس بورخیس کے پندرہ افسانوں، مضامین اور شاعری کا اُردو ترجمہ کیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف فرانسیسی بلکہ روسی ادیب انتون چیخوف کے چار افسانوں اور ریمنڈ کارور کے ایک افسانے کا اُردو ترجمہ بھی کیا۔ مذکورہ باب میں ان کے تراجم کی قدر و قیمت متعین کرنے کی کاوش کی گئی ہے۔

میں انتہائی شکر گزار ہوں اپنی نگران مقالہ ''ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن'' کا جنہوں نے تمام تر مصروفیات کے باوجود مجھ ناچیز کو وقت دیا جس کی بدولت آج میں مقالہ کی تکمیل میں کامیاب ہوا ہوں۔ بلاشبہ ان کی معاونت کے سوا یہ کام کبھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچتا۔ ڈاکٹر نسیمہ رحمٰن کا وصف یہ ہے کہ وہ مقالہ نگار کو نہ صرف تحقیق و تنقید کے مختلف مراحل سے آشنائی دلاتی ہیں بلکہ پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ پروردگار انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

بظاہر دو سال کا عرصہ کافی طویل محسوس ہوتا ہے لیکن گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے ان دو سالوں کے تعلیمی عرصے میں ایک سال باقاعدہ نصابی سرگرمیوں میں مصروف گزرا جبکہ دوسرا سال مقالے کی تسوید میں۔ شعبہ اردو کے تمام اساتذہ کرام خصوصاً ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، صدر شعبہ اُردو ڈاکٹر صائمہ ارم اور ڈاکٹر سفیر حیدر سے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ کیونکہ طلباء کی تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں اساتذہ کا بڑا عمل دخل ہے۔ پروردگار کی رحمت اور والدین کی دُعاؤں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی محنت اور شفقت بھی انسان کو کامل بناتی ہے۔

دنیا میں والدین وہ واحد ہستی ہیں جو اولاد کی ترقی اور کامیابی کے لیے ہمیشہ دُعا گو ہوتی ہیں۔ میں اپنے والدین کا بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے میری تعلیم کو اولین سمجھا اور حالات کی تنگدستی کے باوجود اپنی خواہشات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے تعلیمی سفر میں آغاز سے اختتام تک میرا بھرپور ساتھ دیا۔ خداوند باری تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان کا سایہ ہمیشہ